ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

نزہت رؤف
پی۔ایچ۔ڈی سکالر، اسلامیہ کالج پشاور
پروفیسر ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار
پروفیسر، شعبہ اُردو، اسلامیہ کالج، پشاور

محسن احسان کی نعت گوئی میں مشرقی روایات کی ترجمانی

Nuzhat Rauf
Ph.D Scholar, Islamia College Peshawar
Professor Dr. Izharullah Izhar
Professor, Department of Urdu, Islamia College Peshawar

Interpreter of Eastern Traditions in Naat Recitation by Mohsin Ehsan

"Naatia Poetry has a significant history in Urdu literature. This genre has always been considered but its current district recognition is the result of the publication of collections of Naatia poems. No strict structure and form is specified for writing Naatia poetry has a lot of variety yet in its diversity it highlights and enhances its distinct uniqueness". "Mohsin Ishan like other renowned Urdu poets has been part of the tradition of Naatia poetry writing. However, his style is Quite different from others which is his depiction of eastern culture and norms. Through the frequent depiction of eastern culture he intends to emphasize. The fact that the establishment of society, social norms tradition and culture start with the teaching of the Holy Prophet (PBUH) and eventually perfected with its practice". "Naatia poetry has a significant history in Urdu literature. Although from various references this genre has its own name but publications of various collections of Naatia poetry has given it that society. Social norms tradition and cultural norms all spring from the teachings of the Holy Prophet (PBUH) and are perfected through their practice".

Key Words: *"Naatia Poetry, Significant History, Eastern culture and norms, Establishment of society, Social Norms, Teaching of holly prophet (SAW)".*

"محسن احسان کی شاعری زندگی کی شاعری ہے اور زندگی تہذیبی اقدار سے عبارت وہ سلسلہ ہے۔ جسے قدرت نے انسانی معاشرے میں جاری وساری کیا ہے"۔

"زندگی کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ تاہم انسانی زندگی کی ابتداء جب سے ہوئی ہے وہ اپنی آغوش میں نت نئے مسائل سے دوچار بھی ہوتی رہی ہے۔ ان مسائل کے حل کے لیے کچھ تو عقل انسانی نے تدبیریں اختیار کیں لیکن کچھ پہلو ایسے تھے جنہیں حل کرنا انسانی بس میں نہیں تھا۔ اس لیے زندگی بنانے والے نے وحی، القاء اور الہامات کے وسیلے سے ان کے حل کا راستہ دکھایا۔ انبیاء علیہم السلام بھیجے گئے۔ کتابیں نازل کی گئیں اور جب فطرت اپنے بلوغ کو پہنچنے لگی تو خاتم الانبیاء حضرت مصطفیٰ محمد ﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر پیدا کیا گیا۔ ان پر کائنات کی سب سے عظیم کتاب القرآن نازل کی گئی۔ اس پیغام کو نوع انسانی تک پہنچانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے عالمگیر، محنت کا آغاز کیا اور اپنی زندگی میں اس مشن کو تکمیل تک پہنچایا جس کا اعتراف یار اغیار سب نے کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین نے محبتوں اور اطاعت کی ایک داستان رقم کی اور موزوں طبع کے حامل صحابہ کرام حسان بن ثابت سرفہرست ہیں۔ نعت گوئی کا آغاز کیا۔ جس پر آگے چل کر ایک عظیم الشان عمارت تعمیر ہوئی"۔

اس حوالے سے سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی لکھتے ہیں:

> "یہ صنف شاعری عربی زبان میں عہد نبوت میں ہی پیدا ہو گئی تھی۔ اور یقیناً اس عہد میں اسے پیدا ہونا چاہیئے تھا۔ شاعری نام ہی ہے حقیقی جذبات قلبی کے اظہار کا جو کلام موزوں و مقفیٰ کی شکل میں ہو مسلمانوں کو عموماً اور صحابہ کرام کو خصوصاً جو محبت اور دلی وابستگی ذات اقدس صفات حضرت رسالت مآت ﷺ سے تھی۔ اس کا تقاضہ یہی تھا کہ دل کی بات زبان پر آئے اور جب آئے تو کیوں نہ شعر و سخن بن کر آئے اس لیے ان تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین نے جو شعر کہے تھے۔ نعتیہ اشعار کہے تھے۔"(۱)

"نعت گو شعراء کی فہرست بڑی زیادہ طویل ہے۔ دنیا کی تمام زبانوں میں نعتیں لکھیں گئیں ہیں اور اپنے جذبہ حُب اور خلوص کے مطابق رسول اللہ ﷺ سے دنیا کے ہر خطے اور ہر جغرافیے سے تخلیق کاروں نے اپنے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

والہانہ محبتوں اور عقیدتوں کا اظہار کیا ہے۔ بہرحال محسن احسان جو بنیادی طور پر ترقی پسند شعرا کے قطار میں شامل رہے۔ جب زندگی نے انھیں بلندی وہ تمام ساعتیں عطا کیں جس کی بدولت ان کی تخلیقی سرشاری نعت گوئی میں ڈھلتی رہی۔ اور ایک باقاعدہ مجموعہ کل "اجمل ﷺ واکمل ﷺ " اس تناظر میں منظر عام پر آیا جس کے ہر لفظ سے حُبِ نبوی ﷺ کے آثار نمایاں نظر آتے ہیں"۔

محسن احسان "نعت" کی شعری مثالیں:

"ہم گنہگار سہی راندۂ دربار سہی
یہ مگر فخر تو ہے حاصل ایمان ہیں آپ ﷺ"(۲)

"میں اپنے ایسے ہر اک حرف سے ہوں شرمندہ
جہاں جہاں بھی کسی غیر کی ثناء کی ہے"(۳)

"ہے جس کا ذکر ہر اک لب پہ احترام کے ساتھ
مری حیات ہے وابستہ اس کے نام کے ساتھ"(۴)

"اسی کی جلوہ گری مرے لفظ میں ہے
وہ آفتاب جہاں اور اک دیا ہوں میں"(۵)

"یوں ذکر مصطفیٰ ﷺ سے مری آبرو بڑھے
مردہ رگوں میں جس طرح تازہ لہو بڑھے"
"میں جا نثار نام محمد ﷺ ہوں مری سمت
نے تیغ ظلم اٹھے نہ دستِ عدو بڑھے"(۶)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

رسول اللہ ﷺ تمام دنیا (مشرق و مغرب) کے لیے بھیجے گئے تھے وہ عالمگیر اور آفاق پیغمبر ﷺ ہیں لیکن موضوع ہی کے اندر رہتے ہوئے مشرقی اقدار کا سرسری تذکرہ کیا جارہا ہے، جو محسن احسان کی "نعت گوئی" سے واضح ہوتی رہی ہیں۔

شورش کاشمیری کے اس اقتباس سے حُبِ رسول اللہ ﷺ کے مفہوم کو بہترین انداز میں واضح کر دیا ہے:

> "اہل ادب کے نزدیک نعت کا مفہوم کچھ بھی ہو اس کے لیے بحروں کا چناؤ جس طرح بھی رکھا جائے اصل چیز ذوق، محبت، عشق اور تصور محمد ﷺ ہے۔ آپ ﷺ کی محبت میں رونا رُلانا، آپ ﷺ کی زیارت کے لیے بے تاب رہنا، آپ ﷺ کے حکم پر تن من دھن وار نا سب نعت ہے۔ اس لحاظ سے ہر مسلمان نعت گو ہے۔، نعت پسند ہے اور نعت گر ہے۔ کتاب و سنت کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا کا ہر انسان نبی کریم ﷺ کی نعت میں ڈھل جائے"(۷)

پوری دنیا میں خدمتِ خلق کا حوالہ موجود ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے ان کی حدوں کو متعین کیا ہے۔ انسان کو فائدہ پہنچانا اور خوشی دلانا اور اس کی مدد کرنے میں بہت بڑا حوالہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پاؤں کے نیچے روند کر انسان کو خوش کرنا رسول اللہ ﷺ کی تعلیم اور قرآن کریم کا فلسفہ نہیں ہے۔ چنانچہ اسی تناظر میں محسن اِحسان کی "نعت گوئی" کا مؤقف بڑا واضح ہے۔ چونکہ حق گوئی پر قائم و دائم رہ کر نوعِ انسانی کو آزمائشوں اور تکالیف سے بچانا اِسلامی معاشرے کی مُسلسل جدوجہد کے نتیجے میں مشرقی اَقدار کا کلیدی حصہ بن چکی ہے، اس لیے محسن اِحسان کی "نعت گوئی" اسے نظر انداز نہیں کرتی اور مختلف پیرائیوں میں اسی طرح کا اظہار کرتی ہے۔

"صدف صدف کو گہر بار کر گیا ہے وہ ابر
سخاوتوں کا یہ انداز ہر گھٹا کا نہ تھا"(۸)

"تشنگی دشت کے ذروں کی بجھانے والا
مثل شبنم تھا مگر صورت دریا پھیلا"۔(۹)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

"چلتے پھرتے سایوں کو دیں زندگی کی لذتیں
بے دعا ہونٹوں کو سرشار دعا اس نے کیا"۔(۱۰)

مَشرقی اقدار میں چادر اور چار دیواری کا تصور بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ نسوانیت کی تکمیل اور معاشرے کے امن میں اسے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قرآنی احکامات کے مطابق ایک ایسا باپردہ معاشرہ وضع کیا ہے جسے مشرقی اقدار و روایات کا مرکز و منبع قرار دیا ہے۔ مُحسن احسان کی "نعت گوئی" میں پوری جُزئیات کے ساتھ پروان چڑھنے والا مشرقی اقدار سے بھرا حوالہ نظر نہیں آتا مگر نعتیہ اشعار کی چلمنوں سے کہیں کہیں اس کا ظہور ہوتا رہتا ہے اس تناظر میں مندرجہ ذیل مثالوں کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

مثالیں:

"لباس فقر کو خلعت سے معتبر جانا
منافقت کے لبادے کو تار تار کیا"(۱۱)

"مجھے دست قناعت نے قبائے صبر بخشی ہے
سکوں کی دولت نایاب اب برہم نہیں ہوگی"(۱۲)

"صدق اس کے لیے ہے خلعت صبر
عاجزی ناز وغرور اس کا ہے"(۱۳)

"میں برہنہ تھا، برہنہ ہوں میرے آقا نے
تن چھپانے کے لیے چادر رحمت دی ہے"(۱۴)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

"ملتا نہ اگر لباس تقویٰ
جسموں پہ کوئی قباء نہ آتی"(۱۵)

ان کی لفظوں کے مابین پردے کا مشرقی و اسلامی تصور محسوس کیا جاسکتا ہے مگر یہ بھی ایک مُسلّم حقیقت ہے کہ موضوع کو کسی مضمون نویس یا اخباری صحافی کی طرح بیان نہیں کرنا۔ اس کا طریقہ کار موضوع کے بیان میں ایک خوشبو دار پھول کی نسبت رکھتا ہے۔ خوشبو اظہار محبت کرتی ہے لیکن پھول کی رُوح کو نمایاں کرکے اس کے جسمانی خدوخال کو خود بخود سمجھ میں آنے لگتی ہیں۔

مشرقی اقدار میں رزقِ کو حلال طریقے سے کمانا فرض یا واجب ہے جو یقیناً اس پیغام کا نتیجہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ پر اُتارا گیا ہے۔

محسن اِحسان کی شاعری اپنے پیش منظر میں بھی یہی تصورات کو رکھتی ہے اور ان کی "نعت گوئی" کا منظر نامہ بھی اس مشرقی قدر کو نمایاں طور پر سامنے لاتا ہے۔ سیرت رسول ﷺ اور پیغمبرانہ منصب حلال کمائی کی ترغیب بھی دیتا ہے اور حلال طریقے سے خرچ کرنے کا راستہ بھی دکھاتا ہے۔

محسن اِحسان کی "نعت گوئی" میں یہی احساس مختلف پہلوؤں سے بدل کر سامنے واضح نظر آتا ہے اور اپنے سامنے اہداف کی تکمیل کے لیے مُضطرِب نظر آتا ہے ان مثالوں سے محسن احسان کے ان نعتیہ اشعار سے یہ جہت اور زیادہ کھل کر سامنے آتی ہے۔

"لقمہ تر سے ہے افضل لقمہ نان حلال
آدمی پر وا در فقر وغنا اس نے کیا"(۱۶)

"غرور خود نگری پاؤں سے کچل ڈالا
حصول دولت وحشمت کو بے وقار کیا
لباس فقر کو خلعت سے معتبر جانا
منافقت کے لبادے کو تار تار کیا"(۱۷)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

عدل اور انصاف ایسا وصف ہے جسے رسول اللہ ﷺ کی سیرت نے قرآنی ہدایات کے مطابق وضاحت سے کی ہے اور اسلامی معاشرے کی ریاضتوں نے اس کا نفاذ انفرادی اور اجتماعی سطح پر کرکے انہیں باقاعدہ ایک مشرقی قدر بنادیا ہے۔

شعری مثالیں:

"اس نے دنیا کو وہ میزان عدالت بخشی
جس سے انصاف کا مفہوم سمجھ میں آیا"(۱۸)

"میں اگر راہ صداقت سے بھٹک جاتا ہوں
پیکر عدل وکرم رہبری فرماتا ہے"(۱۹)

"قانون خدا اگر نہ پڑھتے
دلداری بے نوا نہ آتی"(۲۰)

ہندوستانی معاشرہ ذات پات مکر وفریب کے جال میں پہلے سے مبتلا اور محصور رہا ہے حضور اقدس ﷺ کی بعثت عالمگیر سطح پر اس منفی روش کی حوصلہ شکنی کی ہے۔

محسن احسان کی نعتیہ شاعری براہ راست اس عمل تطہیر اور منصفانہ قدر کو زیر بحث نہیں لاتی نہ براہ راست اسے برا بھلا کہتی ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ رویوں کے پس منظر میں خاتم الانبیاءؑ نبی خیر الوریٰ کی انصاف پسندی اور اسلام کی میانہ روی کو اجاگر کرتی رہتی ہے۔ یہ مثالیں اس بات میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

شعری مثالیں:

"روند ڈالا پاؤں سے اس نے غرور نسل و رنگ
صر صر تفریق کو موج صبا اس نے کیا"(۲۱)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ـ "رنگ اور نسل کی تفریق جہاں مٹ جائے
کس نے تعمیر کیا شہر اخوت ایسا"(۲۲)

ـ "اُسی نے بخشی ہے انسان کو عظمتِ انساں
وہ بے نواؤں کا ہے ہمنوا حضور خدا"(۲۳)

ـ "حضور آپ آئے تھے احساس رنج والم کو جہاں سے مٹانے
حضور آپ آئے تھے اہلِ زمانہ کو پیغام انسانیت کا سنانے
حضور آپ آئے تھے ہر بزم میں آدمیت کی پرنور شمعیں جلانے"(۲۴)

انسانوں کو ذات پات کی بنیاد پر تقسیم کرنا اور اس کو درجہ بندی کے ذریعے بانٹنا یقیناً ایک بین الاقوامی جرم ہے۔ اسے سیرت رسول ﷺ کے نمایاں پہلو اور مشرقی قدر کے طور پر محسن احسان نے اپنی "نعت گوئی" میں اجاگر کیا ہے۔ کہیں شوخ رنگوں میں اور کہیں مدھم الوان کے ساتھ۔ بہرحال اس مشرقی قدر کو "نعت گوئی" میں پرو کر محسن احسان نے اپنی شاعری کا قد اُونچا کرنے کی سعی کی ہے۔

مثالیں:

ـ "اس نے دنیا کو وہ میزان عدالت بخشی
جس سے انصاف کا مفہوم سمجھ میں آیا"(۲۵)

ـ "عدو کے واسطے اخلاص سے دعا مانگی
رفاقتوں کی روایت کو استوار کیا"(۲۶)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ے "صدا دی جب بیا بانوں میں اس نے مہرو الفت کو
تو شہروں پر محبت کا عجب موسم اُتر آیا"(۲۷)

اس خوبصورت شعری نعتیہ کی مثالیں اس بات کی دلیل ہیں کہ مشرقی اقدار ایک ہم نشین کی طرح محسن احسان کی شاعری میں تخلیقی سطح پر داخل ہو کر ایک خاص انفرادیت کی حامل ٹھہرتی ہیں۔

انسان فطری طور پر سرکش و باغی ثابت ہوا ہے وہ قانون کی عدم موجودگی میں حدود کا پاس نہیں رکھتا نتیجتاً میں انتشار، بدامنی اور افراتفری پھیلتی ہے۔ سیرت رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر اس برائی کو جڑ سے ختم کرنے کی کوشش کی ہے اور انسان کو اس کی حیثیت ورتبہ دکھا کر عجزوانکساری کا درس دیا ہے۔ کیونکہ معاشرہ سرکشی، خودسری اور بغاوت سے نجات حاصل کر کے ہی حد اعتدال میں آسکتا ہے۔

محسن احسان کی "نعتیہ شاعری" میں ہی احساس اسلامی اور مشرقی قدر بن کرے حجاب ہوتا رہتا ہے اور معاشرتی زندگی کو نئے مثبت احداف کے حصول کا راستہ دکھاتا ہے۔ ذیل کی مثالوں میں یہ موضوع بڑی حد تک اجاگر ہوتا ہے۔ وہ تمام رویے اور رجحانات جو کسی معاشرے کی تہذیبی عمارت کی بنیاد ہوتے ہیں۔ زیادہ تر محسن احسان کی نعتیہ شاعری میں مشرقی تہذیب کا لبادہ اوڑھتے سامنے آتے ہیں اور ذہن انسانی پر تاریخی، تہذیبی، ثقافتی اثرات مرتب کرتے ہیں۔

ایفائے عہد، رحم دلی، عفو ودرگزر، فرق المراتب کا خیال رکھنا، انسان کے شرف کی بنیاد علم قرار دیتا۔ کنبے کے ساتھ حسنِ سلوک اور انسانیت کی بھلائی کی سوچ رکھا، خواتین کا احترام کرنا، بڑوں کی توقیر اور چھوٹوں پر شفقت کرنا یہ وہ حوالے ہیں جو عملی قرآن حضرت محمد ﷺ کی شخصیت کا کلیدی حصہ بن کر بالعموم عالمی معاشرے اور بالخصوص مشرقی اقطاع کی تہذیب بن کر اپنے ہونے کا احساس دلاتے رہے۔ ذیل کے اشعار میں اس نوعیت کے تخلیقی اشعار نے اپنی موجودگی کا احساس دلاتے ہیں۔

"محبتوں کے سبھی حرف لوحِ دل پہ لکھے
شفاعتوں کو معانی سے ہمکنار کیا
وہ آفتاب حقیقت وہ ماہتاب صفات

اسی نے علم کو منشور اعتبار کیا" (۲۸)

"جہل نے علم کی دہلیز پہ دم توڑ دیا
سیل ظلمات میں اک ایسا اجالا پھیلا" (۲۹)

"ہاتھ پھیلانا ہے توہین وقار آدمی
آدمی کو واقف سر انا اس نے کیا
علم کا سورج اچھالا جہل کی تنسیخ کی
ذہن کے ہر بند دروازے کو وا اس نے کیا" (۳۰)

شاعری پوری زندگی کی ترجمان ہوا کرتی ہے۔ اس ترجمانی میں ماضی، حال اور مستقبل کی قید نہیں ہوتی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ شاعر اپنے عقیدے اور عقیدت کا اظہار کسی نہ کسی پیرائے میں ضرور کرتا ہے۔ جو غالب احساسات ہوتے ہیں تخلیقی شخصیت انہی احساسات کی آئینہ دار بن کر سامنے آتی ہے چونکہ محسن احسان کی نعتیہ شاعری ان کے آخری عمر سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لیے ان کا ذہنی سفر ایک طرف مدینے کی طرف شروع ہوتا تو دوسری جانب ان پر آئندہ پیش ہونے والے واقعات کے اثرات غالب نظر آتے ہیں۔ یہی احساس ان کے نعتیہ مجموعے، اجملؐ و اکملؐ کی تخلیق کا باعث بنا جس میں مشرقی اقدار اور رویئے فرواں اور رواں دواں نظر آتے ہیں۔ اگر مقالے کی تنگ دامانی پیش نظر یہ ہوتی تو اس بات میں کئی تفصیلات پیش ہو سکتی تھیں۔ بحر حال موضوع کے تعارف کے لیے اتنا مواد بھی غیر تشفی بخش نہیں۔

حوالہ جات

۱. مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی، ندوی، مقدمہ ارمغان نعت، مرتبہ،
۲. اجملؐ و اکملؐ، القلم پبلشرز اسلام آباد، (شان پلازہ بلیو ایریا)، ص ۳۴
۳. ایضاً، ص ۳۹
۴. ایضاً، ص ۵۱

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

۵. ایضاً، ص ۶۰
۶. ایضاً، ص ۶۱
۷. شورش کاشمیری، "اردو کی نعتیہ شاعری"، مشمولہ ہفت روزہ چٹان لاہور، جلد نمبر ۲۰، شمارہ نمبر ۲۴، ۱۷ اپریل ۱۹۶۷، ص ۴۶
۸. اجملؐ و اکملؐ، القلم پبلشرز اسلام آباد، (شان پلازہ بلیو ایریا)، ص ۴۹
۹. ایضاً، ص ۹۷
۱۰. ایضاً، ص ۴۳
۱۱. ایضاً، ص ۴۸
۱۲. ایضاً، ص ۵۴
۱۳. ایضاً، ص ۵۷
۱۴. ایضاً، ص ۸۳
۱۵. ایضاً، ص ۸۰
۱۶. ایضاً، ص ۴۲، ۴۳
۱۷. ایضاً، ص ۴۴
۱۸. ایضاً، ص ۶۲
۱۹. ایضاً، ص ۸۲
۲۰. ایضاً، ص ۹۷
۲۱. ایضاً، ص ۹۰
۲۲. ایضاً، ص ۱۰۶
۲۳. ایضاً، ص ۱۱۰
۲۴. ایضاً، ص ۴۶
۲۵. ایضاً، ص ۴۲

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

۲۶. ایضاً، ص۴۹

۲۷. ایضاً، ص۷۹